المختصر القدوری کے کتاب البیوع اور دیگر اصطلاحات کی تعریفات

(نوٹ: یہ تمام تعریفات "بہار شریعت" سے لی گئی ہیں)

بیع : دو شخصوں کا باہم مال کو مال سے ایک مخصوص صورت کے ساتھ تبادلہ کرنا

خیار شرط: بائع و مشتری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قطعی طور پر بیع نہ کریں بلکہ عقد میں یہ شرط کر دیں کہ اگر منظور نہ ہوا تو بیع باقی نہ رہے گی اسے خیار شرط کہتے ہیں

خیار رویت: کبھی ایسا ہوتا ہے کہ چیز کو بغیر دیکھے بھالے خرید لیتے ہیں اور دیکھنے کے بعد وہ چیز ناپسند ہوتی ہے، ایسی حالت میں شرع مطہر نے مشتری کو یہ اختیار دیا ہے کہ اگر دیکھنے کے بعد چیز کو نہ لینا چاہے تو بیع کو فسخ کر دے، اس کو خیار رویت کہتے ہیں ۔

خیار عیب: ثمن کا عیب مشتری پر ظاہر کر دینا واجب ہے اگر بغیر عیب ظاہر کیے چیز بیع کر دی تو معلوم ہونے کے بعد واپس کر سکتے ہیں اس کو خیار عیب کہتے ہیں

بیع فاسد: جس صورت میں بیع کا کوئی رُکن مفقود ہو یا وہ چیز بیع کے قابل ہی نہ ہو وہ بیع باطل ہے۔ اگر رکن بیع یا محل بیع میں خرابی نہ ہو بلکہ اس کے علاوہ کوئی خرابی ہو تو وہ بیع فاسد ہے

اقالہ : دو شخصوں کے مابین جو عقد ہوا ہے اس کے اُٹھا دینے کو اقالہ کہتے ہیں۔

مرابحہ اور تولیہ: جو چیز جس قیمت پر خریدی جاتی ہے اور جو کچھ مصارف اُس کے متعلق کیے جاتے ہیں ان کو ظاہر کر کے اس پر نفع کی ایک مقدار بڑھا کر کبھی فروخت کرتے ہیں اس کو مرابحہ کہتے ہیں اور اگر نفع کچھ نہیں لیا تو اس کو تولیہ کہتے ہیں۔

سود : عقد معاوضہ میں جب دونوں طرف مال ہو اور ایک طرف زیادتی ہو کہ اس کے مقابل میں دوسری طرف کچھ نہ ہو یہ سود ہے۔

بیع سلم: وہ بیع کہ جس میں مبیع بائع کے ذمہ دین ہو اور مشتری کو ثمن کا فوراً دینا ضروری ہو تو وہ بیع سَلم ہے۔

بیع صرف: ثمن کو ثمن سے بیچنا۔ بیع صرف میں کبھی جنس کا تبادلہ جنس سے ہوتا ہے اور کبھی غیر جنس سے تبادلہ ہوتا ہے۔

رھن: دوسرے کے مال کو اپنے حق میں اس لئے روکنا کہ اس کے ذریعہ سے اپنے حق کو کلاًیا جزءً وصول کرنا ممکن ہو۔

حجر: کسی شخص کے تصرفات قولیہ روک دینے کو حجر کہتے ہیں۔

اقرار: کسی دوسرے کے حق کا اپنے ذمہ ہونے کی خبر دینا اقرار ہے۔

اجارہ: کسی شے کے نفع کا عوض کے مقابل کسی شخص کو مالک کر دینا اجارہ ہے۔ مزدوری پر کام کرنا اور ٹھیکہ اور کرایہ اور نوکری یہ سب اجارہ ہی کے اقسام ہیں

شفعہ: غیر منقول جائداد کو کسی شخص نے جتنے میں خریدا اُتنے ہی میں اُس جائداد کے مالک ہونے کا حق جو دوسرے شخص کو حاصل ہو جاتا ہے اس کو شفعہ کہتے ہیں

مضاربت: تجارت میں شرکت کی وہ قسم کہ جس میں ایک جانب سے مال ہو اور ایک جانب سے کام ہو

وکالت: جو تصرف خود کرتا اُس میں دوسرے کو اپنے قائم مقام کر دینا۔

کفالت: ایک شخص اپنے ذمہ کو دوسرے کے ذمہ کے ساتھ مطالبہ میں ضم کر دے یعنی مطالبہ ایک شخص کے ذمہ تھا دوسرے نے بھی مطالبہ اپنے ذمہ لے لیا خواہ وہ مطالبہ نفس کا ہو یا دَین یا عین کا۔

حوالہ: دَین کو اپنے ذمہ سے دوسرے کے ذمہ کی طرف منتقل کر دینے کو حوالہ کہتے ہیں۔

صلح: نزاع (جھگڑا) دور کرنے کے لیے جو عقد کیا جائے اُس کو صلح کہتے ہیں۔

ہبہ : کسی چیز کا دوسرے کو بلا عوض مالک کر دینا ہبہ ہے یعنی اِس میں عوض ہونا شرط و ضروری نہیں۔

وقف: کسی شے کو اپنی ملک سے خارج کر کے خالص اللہ عزوجل کی ملک کر دینا اسطرح کہ اُسکا نفع بندگانِ خدا میں سے جس کو چاہے ملتا رہے۔

غصب: مال متقوّم محترم منقول سے جائز قبضہ کو ہٹا کر ناجائز قبضہ کرنا غصب ہے جبکہ یہ قبضہ خفیۃً نہ ہو

ودیعت: دوسرے شخص کو اپنے مال کی حفاظت پر مقرر کر دینے کو ایداع کہتے ہیں اور اُس مال کو ودیعت کہتے ہیں جس کو عام طور پر امانت کہا جاتا ہے۔

عاریت: دوسرے شخص کو چیز کی منفعت کا بغیر عوض مالک کر دینا عاریت ہے۔

لقیط: لقیط اُس بچہ کو کہتے ہیں جس کو اُس کے گھر والے نے اپنی تنگدستی یا بدنامی کے خوف سے پھینک دیا ہو۔

لقطہ : اُس مال کو کہتے ہیں جو پڑا ہوا کہیں مل جائے۔

حظر و اباحت: ممنوع اور مباح چیزوں کے بیان کو کہتے ہیں۔

وصیت: شریعت میں ایصاء یعنی وصیّت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بطور احسان کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنے مال یا منفعت کا مالک بنانا۔

CamScanner

القدوری

كتاب البيوع

القدوری
27/05/22

مسئلہ 1: ایجاب و قبول کے ذریعے بیع منعقد ہو جاتی ہے جبکہ ایجاب و قبول کے الفاظ ماضی کے ہوں۔

مسئلہ 2: جب متعاقدین میں سے ایک نے بیع کو لازم کیا تو دوسرے کو اختیار ہے اگر چاہے تو اسی مجلس میں قبول کرے اور چاہے تو بیع کو رد کر دے

مسئلہ 3: اگر دونوں میں سے کوئی مجلس سے چلا گیا قبول کرنے سے پہلے تو ایجاب باطل ہو گیا

مسئلہ 4: اور جب ایجاب و قبول مکمل ہو جائے تو بیع نافذ ہو جاتی ہے اور دونوں میں سے کسی کو اختیار نہیں کہ بیع فسخ کر دے مگر کسی عیب کے سبب سے یا مبیع کو دیکھا نہیں تھا

مسئلہ 5: خرید و فروخت میں چیز کی طرف اشارہ کیا گیا تو اب اس کی مقدار کی پہچان (معلوم ہونا) ضروری نہیں۔

مسئلہ 6: مطلق ثمن درست نہیں مگر کہ ثمن کی صفت اور مقدار معلوم ہو۔

مسئلہ 7: نقد اور ادھار بیع جائز ہے جبکہ ادھار کی صورت میں مدت معلوم ہو۔

مسئلہ 8: جس نے بیع میں ثمن کو مطلق رکھا تو شہر کی غالب نقد کا اعتبار ہوگا جبکہ نقود مختلف ہوں تو بیع فاسد۔ مگر کہ ثمن کی وضاحت کر دے۔

مسئلہ 9: کھانے اور غلے کی بیع ناپ کر یا اندازے سے دونوں طرح جائز ہے۔

مسئلہ 10: برتن کے ذریعے ناپ کر یا پتھر کے وزن کے ذریعے بیع جائز ہے اگرچہ کہ برتن اور برتن اور پتھر کا وزن معلوم نہ ہو۔

مسئلہ 11: جس نے کھانے کی ڈھیری بیچی کہ اس کا ہر قفیز ایک درھم کے بدلے تو ایک (پہلے) قفیز کی بیع درست ہے امام اعظم رضی اللہ عنہ۔ اگر ڈھیری کے مکمل قفیز ظاہر کر دے / بتا دے تو بیع درست ہوگی۔

مسئلہ 12: جس نے بکریوں کا ریوڑ بیچا کہ ہر بکری ایک درھم میں تو تمام میں بیع فاسد ہے اسی طرح جس نے کپڑے کا تھان بیچا کہ ہر گز ایک درھم کے بدلے اور اس کے تمام گزوں کو ذکر نہ کیا تو بیع فاسد ہے۔

مسئلہ: 13 جس نے کھانے کی ڈھیری بیچی اس شرط پر کہ اس کے سو قفیز سو درھم کے بدلے میں تو مشتری نے اسے کم پایا مشتری کو اختیار ہے۔ اگر چاہے تو تمام ثمن میں سے جتنے قفیز کم ہیں اتنا ثمن واپس لے لے اگر چاہے تو بیع ہی کو فسخ کر دے اور اگر زیادہ پایا تو زیادتی بائع کی ہے (علت یہ ہے کہ قفیز کی قیمت بڑھتی ہے جبکہ وصف کے مقابل کوئی قیمت نہیں) جیسے کہ مندرجہ ذیل مسئلہ ہے

مسئلہ: 14 کوئی کپڑا خریدا اس شرط پر کہ اس کے دس گز دس درھم کے بدلے میں یا کوئی زمین خریدی کہ اس کے سو گز سو درھم کے بدلے پھر مشتری نے کم پایا تو مشتری کو اختیار ہے اگر چاہے تو تمام ثمن کے بدلے میں لے لے یا بیع ترک کر دے اور اگر زیادہ پایا جتنا بائع نے بتایا تھا تو یہ مشتری کا ہے بیع میں اب زیادتی میں بائع کو اختیار نہیں۔

مسئلہ: 15 جس نے گھر بیچا تو بیع میں اس کی بنیادیں بھی داخل ہیں اگرچہ ان کا نام نہ لیا ہو

مسئلہ: 16 کوئی زمین بیچے تو بیع میں وہ بھی داخل ہے جو زمین میں ہے اگرچہ ان کا تذکرہ نہ کیا ہو۔

مسئلہ: 17 زمین کی بیع کی تو کھیتی - کاشت شدہ فصل بیع میں داخل نہیں۔ مگر کہ نام لے دے۔

مسئلہ: 18 اگر بائع نے کہا بِعتکھا اس بات پر کہ اس کے سو گز سو درھم کے بدلے اگر گز ایک درھم کے بدلے میں تو مشتری نے اسے کم پایا۔ مشتری کو اختیار ہے اگر چاہے تو جتنا ثمن ہے کمی کے مطابق اتنا واپس لے لے یا فسخ کر دے اگر زائد پایا تو مشتری کو اختیار ہے کہ زائدہ میں ہر گز ایک درھم کے بدلے میں لے لے یا بیع کو فسخ کر دے۔

مسئلہ: 19 جس نے کھجور کا یا کوئی درخت بیچا جس میں پھل ہیں تو وہ بائع کے ہیں مگر کہ مشتری ان کو مبیع میں شرط کر دے۔

اور بائع سے کہا جائے گا ان کو توڑ لو اور مبیع حوالے کر دو۔

مسئلہ: جس نے پھل خریدے کہ جو (بالتحقیق)

بیع جائز ہے اور مشتری پر ان کو فوراً توڑنا واجب ہے۔ اگر مشتری نے پھلوں کو درخت پر چھوڑنے کی شرط لگائی تو بیع فاسد ہے۔ جائز نہیں ہے پھلوں کو بیع کرنا درحالیکہ ان میں سے معلوم رطل کو استثناء کر دے۔

مسئلہ 21: گندم کی بیع جو بالیوں میں ہے اور لوبیہ جو پھلیوں میں ہے اس کی بیع جائز ہے۔

مسئلہ 22: جس نے گھر خریدا تو مبیع میں گھر کے تالے کی چابیاں بھی داخل ہیں۔

مسئلہ 27: چیز ناپنے والے اور ثمن کے جانچنے (پرکھنے والے) کی اجرت بائع پر ہے اور ثمن کا وزن کرنا مشتری پر ہے۔

مسئلہ 23: جس نے ثمن کے بدلے سامان بیچا تو مشتری سے کہا جائے گا پہلے ثمن ادا کرو۔ تو جب ثمن دے گا تو بائع سے کہا جائے گا مبیع حوالے کرو۔

مسئلہ 24: اور اگر سامان کے بدلے سامان بیچا یا ثمن کے بدلے ثمن بیچا دونوں سے کہا جائے گا ایک ساتھ حوالے کرے۔

{بَابُ خِيَارِ الشَّرْطِ}

مسئلہ 1، 25: بائع اور مشتری کے لیے بیع میں خیار شرط جائز ہے۔ خیار شرط کی مدت تین دن تک ہے یا اس سے کم تک۔

مسئلہ 2، 26: امام اعظم کے نزدیک خیار شرط کی مدت تین دن سے زیادہ جائز نہیں جبکہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک جائز ہے جبکہ مدت معلوم ہو۔

مسئلہ 3، 27: اگر خیار شرط بائع کی طرف سے ہے تو مبیع بائع کی ملکیت میں ہے۔ اگر مشتری نے مبیع پر قبضہ کر لیا تو مبیع ہلاک ہو گئی تو مشتری ضمان دے گا۔

مسئلہ 4، 28: اگر خیار مشتری کی طرف سے ہے تو چیز بائع سے نکل جائے گی مگر امام اعظم کے نزدیک وہ مالک نہ ہو گا جبکہ صاحبین نے فرمایا مالک ہو جائے گا۔

مسئلہ 5 / 29:- اگر اسی دوران مبیع مشتری کے ہاتھوں ہلاک ہو جائے یا عیب پیدا ہو جائے تو مشتری کی قیمت ہلاک ہو گئی مبیع کا ضمان ادا کرے گا

مسئلہ 6 / 30:- جس نے خیار کی شرط لگائی تو اگر وہ چاہے تو مدت خیار میں بیع کو فسخ بھی کر سکتا ہے اور بیع کو جائز بھی کر سکتا ہے۔ دوسرے شریک کی عدم موجودگی میں بیع کو جائز کر سکتا ہے اگر فسخ کرتے ہو تو بغیر اس کے جائز نہیں ہاں وہ حاضر ہو۔

مسئلہ 7 / 31:- جس کو خیار شرط حاصل تھا پھر وہ انتقال کر گیا تو خیار باطل ہو گیا۔ اب خیار شرط ورثہ کی طرف نہیں لوٹے گا۔

مسئلہ 8 / 32:- جس نے غلام خریدا کہ وہ نانبائی ہے یا کاتب ہے لیکن معاملہ برعکس تھا تو مشتری اب چاہے تو تمام ثمن کے بدلے خرید لے یا بیع ترک کر دے۔

باب خیار الرؤیۃ

مسئلہ 9 / 33:- مشتری نے کوئی ایسی چیز خریدی جس کو اس نے دیکھا نہیں تو بیع جائز ہے اب مشتری کو اختیار ہے جب وہ چیز کو دیکھے گا۔ دیکھنے کے بعد اگر چاہے تو مبیع لے لے یا رد کر دے۔ بائع کوئی شی بیچ رہا ہے جس کو اس نے دیکھا نہیں تو بائع کو خیار رؤیۃ نہیں

مسئلہ 10 / 34:- مشتری نے ڈھیر کی ایک طرف (رُخ - side) دیکھی، لپٹے ہوئے کپڑے کے ظاہر کو دیکھا، لونڈی کے چہرے کو دیکھا، جانور کے چہرے کی طرف یا پیچھے والی طرف کو دیکھا تو اب ان صورتوں میں خیار نہیں۔

مسئلہ 11 / 35:- اگر گھر کا صحن دیکھ لیا تو اب بھی اختیار جاتا رہا ہے اگر کمروں کا مشاہدہ نہ کیا ہو۔

مسئلہ 12 / 36:- نابینا کی خرید و فروخت جائز ہے۔ جب وہ خریدے گا تو اسے اختیار ہے۔ جب مبیع کو ٹٹول کر پہچانا جا سکتا ہے تو ٹٹولنے سے خیار ساقط ہو جائے گا۔ یا سونگھ کر جبکہ مبیع کو سونگھ کر پہچانا جا سکتا ہو یا ذائقہ معلوم کر کے جبکہ مبیع ایسی چیز ہے کہ ذائقہ معلوم کر کے معرفت حاصل کی جا سکتی ہو۔

مسئلہ 13 / 37:- غیر حسی / غیر منقولی اشیاء میں خیار ساقط نہیں ہوتا ہے یہاں تک وصف بیان کر دیا جائے۔

مسئلہ:- جس نے مالک کی چیز اس کی اجازت کے بغیر بائع کی تو مالک کو اختیار ہے بیع کو جائز رکھے یا فسخ کر دے۔

مسئلہ:- جب تک مبیع باقی ہے اور متعاقدین

مسئلہ:- جس نے دو کپڑوں میں سے ایک کو دیکھا اور دونوں کو خریدا پھر دوسرے کو دیکھا اُسے جائز ہے کہ دونوں کو واپس کر دے۔

مسئلہ:- خیار الرؤیۃ جسے حاصل تھا وہ وفات پا گیا تو اس کا خیار باطل ہے۔

مسئلہ:- جس نے کوئی شئی دیکھی اور ایک مدت بعد خریدا۔ تو اگر وہ اُسی صفت پر ہے تو اختیار نہیں اور اگر اس کو بدلا ہوا پایا تو اب خیار حاصل ہے۔

باب خیار العیب

مسئلہ:- جب مشتری کو مبیع میں کسی عیب کی اطلاع ہوئی تو اسے اختیار ہے چاہے تو مکمل ثمن کے بدلے خریدے یا اسے رد کر دے۔

مسئلہ:- مشتری کو یہ اختیار نہیں کہ مبیع رکھ لے اور جتنا نقصان ہے اتنی رقم واپس لے لے

مسئلہ:- ہر وہ چیز جس کی وجہ سے مارکیٹ میں مبیع کا ریٹ کم ہو وہ عیب ہے۔

مسئلہ:- بھاگا ہوا ہونا اور بستر پر پیشاب کر دینا اور چوری کرنے کی عادت ہونا یہ اس میں عیب ہیں جو چھوٹا غلام ہو اور بلوغت کو نہ پہنچا ہو۔ جب بلاغت کو پہنچ گیا تو اب یہ عیب نہیں یہاں تک بلوغت کے بعد یہ لوٹ آئے۔

مسئلہ:- منہ سے بو آنا اور بغل سے بو آنا لونڈی میں عیب ہے غلام میں نہیں اگر غلام کو بھی ان چیزوں کی بیماری ہو تو یہ بھی عیب ہوگا۔

مسئلہ:- زنا کروانا یا ولد الزنا ہونا یہ لونڈی میں عیب ہے نہ کہ غلام میں۔

مسئلہ:- مشتری کے پاس کوئی عیب پیدا ہوا پھر اسے یہ بات پتہ چلی کہ بائع کے پاس بھی عیب تھا تو مشتری کیلئے جائز ہے کہ عیب کے نقصان کے مطابق ثمن

واپس لینا۔ مبیع نہیں لوٹا سکتا مگر کہ بائع اس عیب کے ساتھ لینے پر راضی ہو

مسئلہ: مشتری نے کپڑا کاٹ لیا تو اس میں عیب کو پایا عیب کے ساتھ رجوع کر سکتا اور اگر اسے سلائی کر دیا یا رنگ دیا یا ستو کو گھی میں ملا دیا پھر عیب پر مطلع ہوئے عیب کے نقصان کے مطابق رجوع کر سکتا ہے بائع کیلئے یہ نہیں اُن یا خذہ

مسئلہ: جس نے غلام بیچا پھر آزاد کر دیا یا انتقال کر گیا پھر مشتری عیب پر مطلع ہوا تو عیب کے نقصان کے مطابق رجوع کر سکتا ہے۔ اور اگر غلام کو مشتری نے مار ڈالا یا کھانا کھالایا پھر عیب پر اطلاع ہوئے تو اب کسی چیز پر رجوع نہیں کر سکتا ہے۔ صاحبین رحمہما اللہ نے فرمایا " رجوع کر سکتا ہے۔

مسئلہ: کسی نے غلام بیچا تو مشتری نے آگے بیچ دیا۔ پھر مشتری کیطرف عیب کے سبب لوٹایا گیا۔ تو اگر مشتری ثانی نے قاضی کے قضاء پر قبول کیا تھا تو مشتری ثانی بائع کو لوٹا دے اور اگر قاضی کے فیصلے کے بغیر قبول کیا تو اب کو نہیں لوٹا سکتا ہے۔

مسئلہ: جس نے غلام خریدا اور بائع نے شرط لگائی کہ وہ ہر عیب سے بَری الذمہ ہے اگرچہ اس نے عیوب کا نام نہ لیا ہو یا تعداد نہ بتائی ہو۔

بَابُ البَیْعِ الفَاسِدِ

مسئلہ: جب مبیع اور ثمن میں سے کوئی ایک یا دونوں حرام ہو تو بیع فاسد ہوگی جیسے مردار کی بیع یا دَم کی یا خمر کی بیع یا خنزیر کی بیع اور وہ چیز جو کسی کی ملک نہ ہو جیسے آزاد اور اُمّ ولد مُدَبَّر اور مکاتب کی بیع فاسد ہے۔

مسئلہ: پانی میں موجود مچھلی کی بیع جائز نہیں۔

مسئلہ: ہوا میں اُڑنے والے پرندے کی بیع جائز نہیں

مسئلہ: حمل کی بیع جائز نہیں اور حمل کے حمل کی بیع بھی جائز نہیں۔

مسئلہ: تھنوں میں موجود دودھ اور بھیڑ کی پیٹھ پر موجود صُوف (اُون) کی بیع جائز نہیں۔

مسئلہ:- تھان میں سے کسی کپڑے کی بیع، چھت میں سے کسی کڑی کی بیع سیپی میں موتی، بیع مزابنہ (کھجور کے درخت پر موجود کو شوروں میں کھجور کی بیع کرنا۔

مسئلہ:- پتھر پھینک کر یا ملا مسہ کی بیع جائز نہیں۔

مسئلہ:- دو کپڑوں میں سے کسی ایک کپڑے کی بیع کرنا جائز نہیں

مسئلہ:- جس نے غلام بیچا کہ مشتری اسے آزاد کر دے یا مدبّر کر دے یا مکاتب کر دے تو بیع فاسد ہے اور اسی طرح کوئی لونڈی بیچی کہ بائع اس سے اولاد چاہے گا تو فاسد ہے۔

مسئلہ:- اگر غلام بیچا کہ غلام ایک مہینہ بائع کی خدمت کرے گا یا گھر بیچا کہ بائع ایک عرصہ اس میں رہائش رکھے گا یا مشتری بائع کو ایک درھم قرض دے یا پھر ھدیہ دے تو فاسد ہے۔

مسئلہ کوئی چیز بیچی کہ اس کو مہینے کے شروع ہونے تک سپرد نہیں کرے گا تو بیع فاسد ہے

مسئلہ کوئی باندی۔ لونڈی بیچی مگر اس کا حمل نہیں بیچا بیع فاسد ہے۔

مسئلہ جس نے کوئی کپڑا خریدا کہ بائع اس کو کاٹ دے اور قمیص یا قبا سلائی کر دے یا جوتا خریدا کہ اس کو برابر کر دے یا اس کو تسمے لگا دے تو بیع فاسد

مسئلہ نیروز اور مھرجان اور صوم نصاریٰ اور فطر یہود کے دن تک بیع کرنا یہ اس صورت میں ہے متبایعان ان مدتوں کو نہ جانتے ہوں تو فاسد ہے۔

مسئلہ اسی طرح کھیتی کے کٹائی کے وقت تک، گاہنے تک، پھلوں کے توڑنے کے وقت تک اور قدوم الحاج (حاجیوں کے واپس آنے تک) والے دن تک بیع کرنا جائز نہیں ہے۔ قبل اس کہ لوگ فصل کٹائی کریں، فصل گاہے، پھل توڑے یا حاجیوں واپس آئے بائع اور مشتری نے باہم رضامندی سے مدت کو ساقط کر دیا تو بیع جائز ہے۔

مسئلہ جب مشتری نے بیع فاسد میں بائع کے حکم سے مبیع پر قبضہ کر لیا حالانکہ عوضان میں سے ہر ایک مال ہے تو مشتری مبیع کا مالک ہو گیا اور مشتری پر مبیع کی قیمت لازم ہے۔

مسئلہ:۔ متعاقدین میں سے ہر ایک پر اس کو فسخ کرنا لازمی ہے۔ تو اگر مشتری نے اس کو آگے بیع کر دیا تو اس کی بیع نافذ ہو گئی۔ (زنخ ختم)

مسئلہ:۔ کسی نے آزاد اور غلام کے درمیان بیع کی یا ایک زندہ بکری اور مردہ بکری کی بیع کی تو باطل ہے ان دونوں میں

مسئلہ:۔ اسی طرح اگر غلام اور مدبر کی بیع کی یا اپنے غلام اور دوسرے کے غلام کے درمیان بیع کی تو دوسرے کے غلام کی بیع درست ہے اور اتنا ہی ثمن ہوگا۔

حدیث مبارکہ " نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نجش کی بیع سے منع فرمایا (بولی کے وقت قیمت بڑھانے کیلئے بولنا اور خریدنے کا ارادہ نہ ہو) کسی دوسرے کے سودے پر سودا کرنا سے، شہر کے باہر سے قافلے والوں سے بات چیت کر کے مہنگا بیچنے سے منع فرمایا، دیہاتی کیلئے شہر والے کا بیع کرنے سے منع فرمایا اذان جمعہ کے وقت بیع کرنے سے منع فرمایا یہ تمام بیع مکروہ ہیں لیکن اس کے ذریعے عقد فاسد نہیں ہوگا۔

مسئلہ:۔ جس آدمی دو غلام کا مالک ہے جن میں سے ایک چھوٹا ہے اور وہ آپس میں ذو رحم محرم ہیں تو مالک ان دو کے درمیان جدائی کا سلسلہ نہ کرے۔ اسی طرح اگر ایک بڑا ہے اور دوسرا چھوٹا ہے۔

مسئلہ:۔ اگر اس آدمی نے دو کے درمیان جدائی کر دی تو مکروہ ہے لیکن بیع جائز ہوگی اگر دونوں بڑے ہیں تو دونوں کی جدائی میں حرج نہیں ہے۔

باب الاقالۃ

مسئلہ بیع میں اقالۃ جائز ہے مثل اول کی مثل۔ اگر دونوں میں سے کسی نے شرط لگادی کہ ثمن پہلے سے کم ہوگا یا زیادہ تو شرط باطل ہے اور مثل اول کی مثل دے گا۔

مسئلہ اقالۃ میں بیع متعاقدین کے حق میں فسخ ہو جاتی ہے اور ان دونوں کے علاوہ کے حق میں بیع جدید ہو گئی قول امام اعظم میں

مسئلہ: ثمن کا ہلاک ہو جانا اقالہ کے درست ہونے کو مانع نہیں ہے اور مبیع کا ہلاک ہو جانا اقالہ کی درستگی میں مانع ہے تو اگر مبیع کا بعض ہلاک ہوا بقیہ میں اقالہ جائز ہے۔

بَابُ المُرَابَحَۃِ وَالتَّوْلِیَۃِ

مسئلہ: مرابحہ کی تعریف: ثمن اول میں نفع کی زیادتی کے ساتھ اپنی ملک والی چیز کو نقل کرنا

مسئلہ: تولیہ کی تعریف: ثمن اول میں بغیر زیادتی کے ساتھ اپنی ملک والی چیز آگے بیچنا۔

مسئلہ: مرابحہ اور تولیہ جائز نہیں ہے یہاں تک عوض ان چیزوں میں سے جو اس کا مثل ہوا (مکیلی و موزونی)

مسئلہ: راس المال میں کپڑے رنگوانے (صباغ) کی اجرت، دھوبی (قصار)، کشیدہ کاری کروانا، نقاش، کھانے کو اٹھانے کی اجرت کا اضافہ کرنا جائز ہے اور بائع کہے گا کہ مجھے اتنے میں پڑی ہے اور یہ نہیں کہے گا میں نے خریدی ہی اتنے میں ہے۔

مسئلہ: مرابحہ میں اگر مشتری کسی خیانت پر مطلع ہوا تو امام اعظم کے نزدیک اس کو اختیار ہے اگر چاہے تو تمام ثمن کے بدلے لے لے اور اگر چاہے تو رد کر دے

مسئلہ: اگر مشتری عقد تولیہ میں کسی عیب پر مطلع ہوا تو اسی قدر نفی کروا سکتا ہے ثمن سے حیلہ ابو یوسف نے فرمایا کہ دونوں میں کم کروا سکتا ہے اور امام محمد نے فرمایا کہ دونوں میں کم نہیں کروا سکتا ہے۔ لیکن مرابحہ اور تولیہ دونوں میں اسے اختیار دیا جائے گا۔

مسئلہ: اور جس نے ایسی چیز خریدی کہ یا ان چیزوں میں سے کوئی چیز خریدی کہ جن کو نقل کیا جاتا ہے اور اس پر کرایہ بھی آتا ہے تو اس کی بیع جائز نہیں ہے یہاں تک قبضہ کرے

مسئلہ: پہلے قبضہ عقار کی بیع کرنا امام اعظم کے نزدیک جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز نہیں۔

(Remaining points on next pages)

باب الربا

مسئلہ: سود حرام ہے ہر مکیلی اور موزونی شیء میں جب اس کو اسی کی جنس کے ساتھ کمی بیشی کر کے بیچا جائے۔

مسئلہ: علت یہ ہے کہ کیل والی چیز اپنی جنس کے ساتھ اور موزونی چیز اپنی جنس کے ساتھ تو جب مکیلی اور موزونی چیز کی برابر برابر بیع کی جائے تو جائز ہے۔ جبکہ کمی بیشی جائز نہیں۔

مسئلہ: عمدہ کی غیر عمدہ کے ساتھ بیع جائز نہیں مگر یہ کہ برابر برابر ہو۔

مسئلہ: جب قدر و جنس میں سے دونوں وصف معدوم ہوں تو کمی بیشی اور ادھار دونوں جائز اور اگر قدر و جنس دونوں ہوں تو کمی بیشی اور ادھار دونوں ناجائز ہے۔

مسئلہ: اور اگر قدر و جنس میں سے کوئی ایک نہ ہو تو کمی بیشی جائز اور ادھار حرام۔

فائدہ

مسئلہ: ہر وہ شیء جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمی بیشی کے حرام ہونے پر صراحت کر دی ازروئے مکیلی ہونے کے تو وہ ہمیشہ کیلئے مکیلی ہے اگرچہ لوگوں نے اسمیں کیل کو چھوڑ دیا ہو۔

مسئلہ: اسی طرح جس کے متعلق شارع علیہ الصلاۃ والسلام نے ازروئے موزونی ہونے کے کمی بیشی کے حرام ہونے پر وضاحت کر دی تو وہ ہمیشہ کیلئے موزونی ہے جیسے سونا، چاندی۔

مسئلہ: اور جس کے متعلق صراحت نہ ہو اسے لوگوں کی عادت پر محمول کیا جائے گا۔

مسئلہ: عقد الصرف کے (جو ثمن کی جنس پر واقع ہوتی ہو)۔ اسمیں مجلس میں عوضین پر قبضہ کرنے کا اعتبار کیا جائے گا۔ اور جو جنس ثمن کے علاوہ ہے ان میں تعیین کا اعتبار کیا جائے گا، اس میں قبضے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

مسئلہ: گندم کی آٹے یا ستو کے ساتھ اسی طرح آٹے کی ستو کے ساتھ بیع جائز نہیں ہے (مگر برابر برابر)

CamScanner

مسئلہ گوشت کی بیع حیوان (جانور) کے بدلے میں شیخین کے نزدیک جائز ہے۔
جبکہ امام محمد رضی اللہ عنہ نے فرمایا جائز نہیں ہے مگر وہ گوشت جو جاندار/جانور میں ہے معقود علیہ سے زائد ہو۔

مسئلہ تر کھجور کی بیع خشک کھجور کے بدلے میں برابر برابر اور انگور کی بیع کشمش کے بدلے میں جائز ہے۔

مسئلہ زیتون کے تیل کے ساتھ زیتون کے پودے کی بیع اور تل کی بیع تل کے تیل کے ساتھ بیع درست نہیں ہے یہاں تک زیت اور شیرج زیادہ ہو زیتون کے تیل اور تلوں کے تیل سے۔

مسئلہ

مسئلہ دو مختلف گوشتوں کی بیع درست ہے اس کا بعض بعض کے ساتھ کم و بیش ہو۔ اسی طرح دو مختلف دودھ کی بیع۔ اسی طرح کھجور کا سرکہ کشمش کے سرکہ کے ساتھ۔

مسئلہ روٹی کی بیع گندم اور آٹے کے ساتھ کمی و بیشی کرکے بیع کرنا جائز ہے۔

مسئلہ آقا اور غلام کے درمیان کوئی سود نہیں اسی طرح مسلمان اور حربی کافر کے درمیان دار الحرب میں جائز

بقیہ (مرابحہ اور تولیہ)

مسئلہ جس شخص نے مکیلی شے از روئے مکیل کے اور موزونی شے از روئے وزن کے خریدی پھر اس کو ناپا یا وزن کیا پھر بیچا از روئے مکیل و وزن کے تو مشتری کیلئے جائز نہیں کہ اس میں سے کچھ بیع کرے یا اس کو کھائے یہاں تک اس کو دوبارہ ناپ یا وزن کرے۔

مسئلہ قبضہ کر لینے سے قبل ثمن میں تصرف جائز ہے

مسئلہ مشتری کیلئے جائز ہے کہ وہ بائع کیلئے ثمن زیادہ کر دے اور بائع کیلئے بھی جائز ہے کہ وہ مشتری کیلئے چیز میں زیادتی کر دے۔

مسئلہ: اور ثمن میں کمی کرنا جائز ہے اور استحقاق کا تعلق ان تمام کے ساتھ ہوگا۔

مسئلہ: جس نے نقد ثمن کے ساتھ بیع کی پھر اسے معلوم مدت تک مؤجل کر دیا تو وہ مؤجل ہو گیا اور ہر وہ دین جو نقد ہو جب اس کا صاحب اس کو مؤجل کر دے تو وہ میعادی ہو جاتا ہے مگر سوائے قرض کے کہ اسمیں جلدی صحیح نہیں ہوتی میعادی

باب السلم

شیخ الحدیث دار العلوم امجدیہ

مفتی محمد اسمٰعیل ضیائی مدظلہ العالی

کی writing ہے میں نے 22-07-03 / درجہ ثالثہ میں ان سے سوال کیا تھا کہ تحریم نام رکھنا کیسا ہے اور اس کے ہم وزن دیگر نام بھی ارشاد فرما دیجئے تو آپ نے یہ تحریر فرما دی اور کافی توجہ فرمائی۔

تسلیم

تسنیم

تکریم

مسئلہ: بیع سلم جائز ہے ان مکیلی، موزونی اور عددی چیزوں میں جن میں فرق نہیں ہوتا جیسے اخروٹ اور انڈے اور پیمائشی چیزوں میں۔

مسئلہ: حیوان میں اور اس کے اطراف میں بیع سلم جائز نہیں اور نہ ہی چمڑے میں از روئے عدد کے اور نہ ہی لکڑی کے Bundle میں اور نہ ہی سبزی کی گٹھی میں

مسئلہ: سلم جائز نہیں ہے یہاں تک مبیع عقد کے وقت سے لے کر جگہ تک موجود ہو۔ بیع سلم جائز نہیں مگر مدت کے ساتھ اور مدت بھی معلوم ہو

مسئلہ: کسی معین مرد کے پیمانے سے بیع سلم جائز نہیں اور اسی طرح کسی معین شخص کے گز کے ساتھ اور کسی مخصوص گاؤں کے کھانے میں

بیع سلم جائز نہیں اور کسی مخصوص درخت کے پھلوں بیع سلم جائز نہیں

مسئلہ: امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک بیع سلم اس وقت تک جائز نہیں جب تک سات شرائط کو عقد میں ذکر نہ کر دیا جائے (1) جنس معلوم ہو (2) نوع معلوم ہو (3) صفت معلوم ہو (4) مقدار معلوم ہو (5) مدت معلوم ہو

(6) راس المال کی مقدار معلوم ہونا جب کہ بیع ان چیزوں میں سے ہو کہ جن کی مقدار پر عقد متعلق ہوتا ہے۔ جیسے مکیلی، موزونی عددی اشیاء

(7) مکان ذکر کرنا جس میں اس کو پورا کرے گا جب اس کو اٹھانا پڑتا ہو اور مشقت آتی ہو

مسئلہ: صاحبین نے فرمایا کہ جب راس المال معین ہو تو اس کو ذکر کرنے کی حاجت نہیں اور نہ مکان کے ذکر کرنے کی حاجت ہے، عقد کی جگہ میں مسلم فیہ کو سپرد کرے گا

مسئلہ: بیع سلم درست نہیں ہے یہاں تک کہ بائع جدا ہونے سے قبل راس المال پر قبضہ کر لے۔ قبضہ سے پہلے بائع کو راس المال میں اور مشتری کو مبیع میں تصرف کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی شرکت جائز ہے۔

مسئلہ: قبضہ سے پہلے مبیع (مسلم فیہ) میں تولیہ کرنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ: کپڑے میں بیع سلم جائز ہے جبکہ اس کی لمبائی چوڑائی اور موٹائی معلوم ہو

مسئلہ: ہیروں میں اور موتیوں میں بیع سلم کرنا جائز نہیں ہے

مسئلہ: کچی اینٹ اور پکی اینٹوں میں بیع سلم جائز ہے جبکہ اس کا سانچہ معلوم ہو

مسئلہ: ہر وہ چیز جس کی صفت کا ضبط ممکن ہو اس کی مقدار کی پہچان بھی ہو سکتی ہو تو اس میں بیع سلم جائز ہے جبکہ مفہوم مخالف میں بیع سلم جائز نہیں

مسئلہ: کتے، چیتے، چیر پھاڑ کرنے والے درندوں کی جائز درست ہے۔

مسئلہ: شراب اور خنزیر کی بیع جائز نہیں ہے۔ اسی طرح ریشم کے کیڑے کی بیع جائز نہیں مگر ریشم کے ساتھ، نہ ہی شہد کی مکھی کی مگر کہ چھتے کے ساتھ

مسئلہ: بیع کے معاملے میں اہل ذمی مسلمانوں کی طرح ہے بالخصوص

خمر اور خنزیر کے۔ بے شک اس کا خمر پر عقد کرنا ایسے ہے جیسے مسلمان کا عقد شیرے پر اور بے شک اس کا عقد خنزیر پر کرنا ایسے ہے گویا کہ مسلم کا بکری پر عقد کرنا.

بَابُ الصَّرْف

مسئلہ: بیع صرف وہ بیع ہے کہ جب عوضین میں ہر ایک ثمن کی جنس سے ہو۔

مسئلہ: اگر چاندی کو چاندی کے ساتھ بیع کرے گا یا سونے کو سونے کے ساتھ بیع کرے گا تو برابر برابر جائز ہے۔ اگرچہ کہ دونوں مختلف ہوں گے۔ پختگی۔ معیاری ہونے میں مختلف ہو۔

مسئلہ: جب سونے کے بدلے چاندی خریدے گا تو کمی بیشی جائز ہے اور قبضہ کرنا واجب اگر دونوں عوضین پر یا دونوں میں سے ایک پر قبضہ کرنے سے پہلے جدا ہو گئے تو بَطَلَ الْعَقْدُ

مسئلہ: بیع صرف کے ثمن پر قبضہ کرنے سے قبل اس میں تصرف کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: سونے کی بیع چاندی کے ساتھ اندازۃً۔ تخمیناً جائز ہے

مسئلہ: جس نے ایسی تلوار بیچی جو بیچی ہوئی ہے سو درھم کی اور اس کا زیور ہے وہ پچاس درھم کا ہے تو مشتری نے ثمن میں سے پچاس درھم دے دیئے تو بیع جائز ہے وہ چاندی کے حصے میں قبضہ کرنے والا ہے اگرچہ اُس نے اِس کو بیان نہ کیا ہو

مسئلہ: اسی طرح اگر اس نے کہا "ان دونوں کے ثمن کے بدلے عوض میں یہ پچاس درھم لو۔ اگر دونوں نے قبضہ نہیں کیا کہ جدا ہو گئے تو چاندی میں عقد بہت زیادہ صرف باطل ہو گیا۔

مسئلہ: تلوار میں بیع جائز ہو گی اور چاندی (زیور) میں بیع باطل ہو گئی

مسئلہ: جس نے چاندی کا برتن بائع کیا پھر دونوں جدا ہو گئے درحال یہ کہ اس کے کچھ ثمن پر قبضہ کر لیا تھا تو جس میں قبضہ نہیں کیا تھا وہ عقد باطل ہے۔ جس میں قبضہ کر لیا وہ صحیح ہو گا

مسئلہ: اور اگر بائع اور مشتری کے درمیان برتن مشترک ہو اور اگر اس کے بعض میں کوئی حقدار پیدا ہو جائے تو مشتری کو اختیار ہے کہ بقیہ کے حصے کے برابر لے لے

ثمن میں سے اور اگر چاہے تو اس کو رد کر دے۔

مسئلہ: اور جس نے چاندی کا ٹکڑا بائع کیا تو اس کے بعض حصے میں حقدار پیدا ہو گیا تو مشتری اس کے بقیہ حصے میں سے لے اس کو کوئی اختیار نہیں

مسئلہ: جس نے دو درہم اور ایک دینار کو دو دینار اور ایک درہم کے بدلے میں بیچا تو بیع جائز ہے دونوں جنسوں میں سے ہر ایک دوسری جنس سے بدل بن جائے گا

مسئلہ: جس نے گیارہ درہموں کو دس درہم اور ایک دینار کے عوض میں بیع کیا تو بیع جائز ہے اس طرح کہ دس دس کے مقابل مثل ہو گئے اور ایک دینار ایک درہم کے عوض

مسئلہ: دو صحیح درہموں اور ایک کھوٹے درہم کی بیع ایک صحیح درہم اور دو کھوٹے درہموں کے ساتھ جائز ہے

مسئلہ: اگر چاندی درہموں پر غالب ہو تو وہ تمام چاندی کے حکم میں ہیں اور اگر سونا دیناروں پر غالب ہو تو وہ سونے کے حکم میں ہے۔ کمی بیشی کے حرام ہونے میں دونوں میں وہ اعتبار کیا جائے گا جو عمدہ ہونے میں کیا جاتا ہے۔ اور اگر سونا چاندی دونوں پر کھوٹ غالب ہو تو وہ سونا چاندی کے حکم سے خارج ہیں۔

مسئلہ: اب یہ دونوں سامان کے حکم میں ہیں جب اسی کی جنس کے ساتھ کمی بیشی کرتے ہوئے بیع کیے جائے گی تو بیع جائز ہوگی۔

مسئلہ: اگر ان کھوٹے درہموں کے ساتھ سامان خریدا پھر وہ درہم بند ہو گئے اور لوگوں نے ان کے ساتھ معاملات کرنے کو ترک کر دیا قبضہ کرنے سے قبل تو امام اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک بیع باطل ہو گئی جبکہ امام ابو یوسف نے فرمایا کہ مشتری پر ثمن (Price) لازم ہے جو بیع کے دن تھی۔ جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ نے فرمایا مشتری پر اسی دن کی قیمت لازم ہے جب آخری مرتبہ لوگوں نے اس کے ذریعے معاملات کیے۔

مسئلہ: سکوں کے ذریعے بیع جائز ہے اور اگرچہ معین نہ کیا ہو اور اگر وہ بند ہو گئے ہوں تو ان کے ذریعے بیع جائز نہیں ہے جبکہ اس کو معین نہ کر دے۔

سکوں کے ذریعے بائع کی پھر قبضہ کرنے سے قبل ان کا چلن بند ہو گیا تو امام اعظم کے نزدیک بیع باطل ہے۔

مسئلہ: اور جس نے نصف درھم فلوس کے عوض کوئی شی بیع کی تو جائز ہے اور اس پر وہ لازم ہے جو نصف درھم یعنی فلوس کے عوض میں بیچا گیا۔

مسئلہ: جس نے سونار کو ایک درھم دیا اور کہا: تم مجھے درھم کے نصف کے بدلے میں سکے دو اور درھم کے بقیہ نصف کے بدلے میں درھم دو مگر ایک حبہ کم امام اعظم کے نزدیک تمام میں بیع فاسد ہے جبکہ امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک سکوں میں بیع جائز ہے اور جو بقیہ ہے اسمیں باطل ہے۔

کتاب الرھن

مسئلہ: رہن ایجاب و قبول کے ذریعے منعقد ہو جاتا ہے اور قبضہ کر لینے کے ساتھ مکمل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: مرتہن جب شی مرہون پر اکٹھے، فارغ اور جدا ہونے کی حالت میں قبضہ کرے گا تو عقد مکمل ہو جائے گا۔

مسئلہ: جب تک مرتہن نے مرہون پر قبضہ نہیں کیا تو راھن کو اختیار ہے اگر چاہے تو شی مرہون کو مرتہن کے سپرد کر دے اور اگر چاہے شی مرہون کو لوٹا لے جب راھن مرتہن کو مرہون دے دے گا اور مرتہن قبضہ بھی کر لے گا تو شی مرہون اس کے قبضے میں داخل ہو جائے گی۔

مسئلہ: رہن مضمون کا رنگ درست ہے۔

مسئلہ: ① جب شی مرہون مرتہن کے ہاتھوں ہلاک ہو گئی حالانکہ شی کی قیمت اور رہن برابر برابر تھے تو مرتہن اپنے رہن کو حکمی طور پر پانے والا قرار پائے گا

⇐ ② اگر شی مرہون کی قیمت رہن سے زیادہ ہو تو زیادتی مرتہن کے ہاتھ میں امانت ہے۔

⇐ ③ اگر شی مرہون کی قیمت رہن سے کم ہو پس شی مرہون کی قیمت کے برابر رہن سے نفی کر دی جائے گی

مسئلہ: مشاع کا رھن جائز نہیں (See Detail Part 17 - Page 721 - point 2
Part 10 - Page 538)

درخت پر لگے ہوئے پھلوں کا رھن رکھنا جائز نہیں علاوہ درخت کے اسی طرح زمین

میں موجود کھیتی کا رھن رکھنا علاوہ زمین کے یہ بھی جائز نہیں ، پھلوں اور کھیتی کے علاوہ صرف درخت اور زمین کا رھن بھی جائز نہیں ۔

مسئلہ: امانتوں کے مقابل میں گروی رکھوانا بھی صحیح نہیں جیسے ودیعت، عاریۃ، مضاربت کا مال اور مال شراکت ۔ بیع سلم کے بر اس المال میں، بیع صرف کے ثمن میں اور مسلم فیہ (مبیع) کے ساتھ گروی رکھوانا درست ہے۔

مسئلہ: اگر بیع صرف و سلم کے عوض والی رھن شی، مجلس عقد میں ہلاک ہو جائے تو بیع صرف و سلم مکمل ہو جائے گا اور مرتہن اپنے حق کو پانے والا قرار پائے گا۔

مسئلہ: جب مرتہن اور راھن شی مرہون کو کسی عادل شخص کے ہاتھ پر رکھوانے میں متفق ہو جائے تو جائز ہے اب مرتہن اور راھن کو کوئی اختیار نہیں کہ اس عادل شخص کے ہاتھ سے لے لیں ۔

مسئلہ: اگر شی، مرہون عادل شخص کے ہاتھ میں ھلاک ہو گئی تو مرتہن کے ضمان میں ھلاک ہوئی ۔

مسئلہ: درھموں، دیناروں، مکیلی اور موزونی اشیاء کا رہن رکھوانا جائز ہے۔

مسئلہ: اگر باہم جنس شی، رہن رکھوائی گئی اور وہ مرتہن کے پاس ہلاک ہو گئی دین سے اس کے مثل ھلاک ہوئی اگرچہ کہ پختگی ۔ بحرگی - بناوٹ میں فرق ہو۔

مسئلہ: اور جس کا کسی دوسرے پر دین تھا تو اس نے اپنے دین کی مقدار جتنی بنتی تھی کے اندرسے خرچ کر ڈالا پھر اس کو پتہ چلا کہ وہ کھوٹا تھا امام اعظم کے نزدیک اس کیلئے کوئی شی، نہیں جبکہ صاحبین نے فرمایا کھوٹ کی مثل لوٹایا جائے گا اور وہ عمدہ کے عوض رجوع کرے گا۔

مسئلہ: جس نے ایک ہزار کے بدلے میں دو غلام رہن رکھوائے پھر ان دونوں میں سے ایک کا حصہ ادا کر دیا تو اب یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ وہ اس ایک پر قبضہ کرے جب تک کہ باقی کا دین ادا کر دے ۔

مسئلہ: جب راھن مرتہن کو یا کسی عادل شخص کو یا ان دونوں کے علاوہ کسی کو دین کی ادائیگی کیلئے وکیل کیا تو وکالت جائز ہے ۔

مسئلہ:
اگر عقدِ رہن میں وکالت کو شرط قرار دیا تو راہن کو کوئی اختیار نہیں کہ وکیل کو وکالت سے معزول کر دے بالفرض راھن نے اس کو معزول کر بھی دیا تو وہ معزول نہیں ہوگا یہاں تک کہ اگر راھن انتقال کر گیا تو بھی معزول نہیں ہوگا۔

مسئلہ: مرتہن کیلئے جائز ہے کہ وہ راہن سے اپنے دین کا مطالبہ کرے اور اس کی وجہ سے راہن کو قید کروا دے اور اگر شیء مرہون مرتہن کے ہاتھ میں ہو تو اس کیلئے یہ نہیں ہے کہ وہ مرہون کو بیع میں صرف کر دے یہاں تک کہ اپنے ثمن میں سے دین پر قبضہ کر لے۔ جب راھن دین ادا کر دے گا تو مرتہن سے کہا جائے شیء مرہون راھن کو سپرد کر دے

مسئلہ: جب مرتہن کی اجازت کے بغیر راھن شیء مرہون کی بیچ (بیع) دے گا تو وہ بیع موقوف ہوگی اگر مرتہن جائز کر دے گا تو جائز ہو جائے گی اور اگر راھن مرتہن کو اپنا دین دے دے گا تو بیع جائز ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر راھن مرتہن کی اجازت کے بغیر رھن کے غلام کو آزاد کر دے گا تو اس کی آزادی واقع ہو جائے گی اب اگر راھن مالدار ہو اور دین بھی غیر میعادی (نقد) ہو تو دین کی ادائیگی کا مطالبہ کیا جائے گا اور اگر راھن کا لیا ہوا دین مؤجل ہے میعادی ہے تو راھن سے غلام کی قیمت لی جائے گی تو وہ گروی کے قائم مقام ہو جائے گی یہاں تک کہ وہ دین ادا کر دے۔

مسئلہ: اگر راھن تنگ دست ہو تو غلام کو قیمت ادا کرنے کے معاملے میں وسعت مہلت دی جائے گی تاکہ وہ مہلت کے ذریعے دین ادا کرے پھر مولی کی طرف لوٹ جائے، اسی طرح اگر راھن سے مرہون ہلاک ہوگی تو ضمان ہوگا اس پر۔

مسئلہ: اگر گروی چیز اجنبی کے ہاتھوں ہلاک ہو گئی تو مرتہن مرہون کی ادائیگی / ضمان کے مطالبہ میں جھگڑا کر سکتا ہے اور مرتہن قیمت لے گا اور وہ قیمت مرتہن کے ہاتھ میں رہن ہوگی

مسئلہ: راھن کی وجہ سے مرہون میں ہونے والا نقصان اس کے ذمے لازم ہوگا جبکہ مرتہن کے سبب سے ہونے والا نقصان مرتہن کے ذمہ لازم ہوگا جو کہ دین سے اس کی مقدار کے برابر نفی کیا جائے گا۔ خود شیء کی وجہ سے ہونے والا نقصان راھن پر

اور مرتہن پر اداان دونوں کے مال پر ڈالنا رائیگاں ہے بے مقصد ہے۔

مسئلہ: اس گھر کی اجرت جس میں رھن کی حفاظت کی جارہی ہے مرتہن پر لازم ہے دیکھ بھال کی اجرت راھن پر ہے اور اسی طرح شئی مرھون پر آنے والے خرچے کی رقم بھی راھن پر لازم ہے۔

مسئلہ: شئی مرھون کی بڑھوتری راھن کیلئے ہے۔ بڑھوتری اصل رھن کے ساتھ شمار ہوگی اگر بڑھوتری ھلاک ہوگی تو تاوان نہیں ہوگا وگر اصل شئی ہلاک ہوگی اور بڑھوتری باقی رہے گی تو راھن بڑھوتری/نماء کو اس کی قیمت کے برابر (اس کے حصے کے مطابق) چھڑائے گا۔ قبضہ والے دن کا اعتبار کرتے ہوئے دین کو رھن کی قیمت پر تقسیم کیا جائے گا۔ جبکہ بڑھوتری میں چھڑانے والے دن کی قیمت کا اعتبار کیا جائے گا تو جو اصل کو پہنچے گا تو اس کی مقدار کے برابر دین سے نفی کیا جائے گا۔ اور جو نماء کو پہنچے گا تو اس کے ذریعے سے راھن اسکو چھڑائے گا۔

(بہار شریعت حصہ 17- ص 738- م 4) IMP Point

مسئلہ: شئی مرھون میں زیادتی جائز ہے جبکہ الدین میں زیادتی جائز نہیں امام اعظم اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک۔ اور نہیں ہوگا رھن دونوں کے ساتھ رھن۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جائز ہے۔

مسئلہ: جب ایک شخص نے ایک شئی کو دو شخصوں کے پاس رھن کروائی دونوں میں سے ہر ایک سے دین کے عوض میں رھن رکھوائی تو جائز ہے اور وہ شئی دونوں میں سے ہر ایک پاس تمام کی تمام رھن ہے۔ دونوں میں سے ہر ایک پر اس کے دین کے حصے کے مطابق اس پر لازم ہے۔

مسئلہ: اگر راھن ان دونوں میں سے ایک کا دین ادا کر دیتا ہے تو وہ شئی مکمل کی مکمل دوسرے کے ہاتھ رھن چلی جائے گی یہاں تک دوسرے کا دین پورا کر دے۔

مسئلہ: بائع نے غلام بیچا اس شرط پر کہ مشتری غلام کو گروی رکھوائے گا ثمن کے بدلے میں۔ جبکہ رھن رکھوانے سے مشتری منع کرتا ہے تو اس پر زبردستی نہیں کی جائے اور بائع کو اختیار ہے کہ رھن نہ رکھوانے پر راضی ہو جائے یا چاہے تو بیع کو فسخ کر دے

سوائے یہ کہ مشتری نقد رقم ادا کر دے یا راھن کی قیمت دے دیں تو وہ رھن ہوگا۔

مسئلہ: مرتہن کیلئے جائز ہے کہ شیء مرھون کی بذات خود حفاظت کرے یا اس کی بیوی حفاظت کرے یا اس کی اولاد یا اس کا خادم یا ہر وہ جو اس کے اہل و عیال میں داخل ہے اگر شیء مرہون کی حفاظت کسی ایسے نے کی جو اس کے عیال میں داخل نہیں یا مرہون کو ودیعت دے دیا تو ضمان لازم آئے گا۔

مسئلہ: اگر مرتہن کے سبب سے رھن میں تعدی ہوئی (نقصان ہوا، کمی ہوئی) تو مرتہن پر تمام قیمت کے برابر غصب کا ضمان ادا کرنا لازم آئے گا۔

مسئلہ: کسی طرح جب مرتہن شیء مرہون کو راھن کو عاریت دے گا اور راھن شیء پر قبضہ بھی کرے گا تو مرتہن کے ذمے سے مرہون خارج ہو جائے گی۔ اگر اب وہ شیء راھن کے ہاتھوں ہلاک ہوئی تو کسی شیء کے عوض کے بغیر ہلاک ہوگی۔

مسئلہ: مرتہن کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنے ہاتھ کی طرف شیء مرہون کے رجوع کا مطالبہ کرے۔ تو جب مرتہن دوبارہ مرہون کو لے لے گا تو اس کی ضمانت لوٹ آئے گی۔

مسئلہ: جب راھن انتقال کر جائے تو اس کا وصی (ولی) شیء مرہون کو بیچے گا اور دین پورا کرے گا اگر راھن کا کوئی ولی (وصی) نہ ہو تو قاضی اس کیلئے کسی کو وصی کے طور پر مقرر کرے گا اور قاضی اس کو حکم دے گا کہ وہ اس کو بیع کرے۔

کتاب الحجر

Defination: کسی کے تصرفات قولیہ کو روک دینے کا نام حجر ہے

وہ اسباب جو حجر کو ثابت کرنے والا ہیں وہ تین ہیں

نابالغ ہونا   غلام ہونا   مجنون ہونا

نابالغ کا تصرف کرنا جائز نہیں ہے مگر اس کے ولی کی اجازت کے ساتھ۔

غلام کا تصرف کرنا جائز نہیں ہے مگر اس کے آقا کی اجازت کے ساتھ۔

مغلوب العقل شخص کا تصرف کرنا کسی حالت میں جائز نہیں۔

مسئلہ: ان افراد (نابالغ - غلام - مجنون) سے اگر کسی شی کے بائع نے بیع کی یا خریدی
ان افراد میں سے اگر کسی نے بیع کی یا خریدی کوئی چیز حالانکہ وہ خرید و فروخت
کو سمجھتا ہے اور اس کا ارادہ رکھتا ہے تو ولی کو اختیار ہے اگر اس کو جائز کر دے
کہ جب اس میں فائدہ ہو اور اگر چاہے تو فسخ کر دے۔

مسئلہ: تو ان تین افراد کا جرم ان کے اقوال میں ثابت ہوگا نہ کہ افعال میں

مسئلہ: بچے اور مجنون کے عقود صحیح نہیں ہیں اور نہ ان دونوں کے اقرار، نہ ان
دونوں کی طلاق اور نہ ان کا آزاد کرنا واقع ہوگا ہاں اگر ان دونوں نے کوئی شی تلف
کر دی تو دونوں پر اس کا ضمان لازم آئے گا۔

مسئلہ: غلام کے اقوال اس کے اپنے حق میں نافذ ہونگے اس کے مولا کے حق میں نافذ
نہیں ہونگے۔ اگر غلام نے کسی مال کا اقرار کیا تو آزادی کے بعد وہ مال لازم ہوگا غلامی
کی حالت میں اس پر لازم نہیں ہوگا۔ اگر غلام نے کسی حد یا قصاص کا اقرار کیا تو اسی
حالت میں لازم ہو جائے گی۔

مسئلہ: غلام اگر اپنی بیوی کو طلاق دے گا تو نافذ ہو جائے گی اور اگر غلام کی
عورت کو غلام کا آقا طلاق دے گا تو واقع نہیں ہوگی۔

مسئلہ: امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سفیہ (بے وقوف) عاقل
بالغ آزاد ہوگا تو میں اس پر حجر نہیں کروں گا۔ اس کا اپنے مال میں تصرف کرنا جائز
ہے۔ اگر وہ فضول خرچی اسراف والے کاموں میں مال اڑاتا ہو اپنے مال کو ان کاموں
میں خرچ کرتا ہے جن میں کوئی غرض نہیں اور نہ ہی کوئی فائدہ ہے
جیسے سمندر میں بہا دینا۔ آگ میں جلا دینا مگر امام اعظم نے فرمایا کہ جب بے وقوفی ہونے
کی حالت میں بالغ ہوا ہو غیر رشید تھا تو اس کا مال اسے سپرد نہیں کیا جائے گا۔
یہاں تک کہ 25 سال کی عمر تک پہنچ جائے۔

مسئلہ: اگر اس نے اسے نے اس عمر سے قبل مال میں تصرف کیا تو اس کا تصرف
کرنا نافذ ہو جائے گا اور جب وہ 25 سال کی عمر کو پہنچے گا تو اس کا مال اسے سپرد کر دیا
جائے گا اگرچہ اتنی عمر میں اسکو سمجھدار نہ سمجھے ہو۔

مسئلہ:
امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ نے فرمایا کہ سفیہ پر حجر کیا جائے گا اور اپنے مال میں تصرف کرنے سے منع کیا جائے گا اگر اس نے بیع کی بھی تو اس کے اپنے مال میں بیع نافذ نہیں ہوگی اور اگر بیع میں کوئی فائدہ ہو تو حاکم اسے جائز کرے گا

مسئلہ: اگر سفیہ غلام کو آزاد کرے گا تو آزادی نافذ ہو جائے گی اور یہ بات غلام پر ہوگی کہ وہ اپنی قیمت کی ادائیگی میں کوشش کرے وہ کسی (امراۃ) عورت سے شادی کرے گا تو اس کا نکاح کرنا جائز ہوگا اگر اس کا مہر بھی ذکر کر دیا تو اس میں سے مہر مثل دینا واجب ہوگا اور زیادتی باطل ہے۔

مسئلہ: صاحبین نے فرمایا کہ جو بالغ ہوا اس حال میں کہ وہ سمجھدار نہیں تھا تو اس کا مال اسے سپرد نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ سمجھداری اس کو پہنچے۔ سفیہ کے مال میں تصرف کرنا جائز نہیں، سفیہ کے مال میں سے زکوۃ نکالی جائے گی۔

مسئلہ: اس کی اولاد پر، زوجہ پر اور جن کا نفقہ اس پر واجب ہے یعنی خونی رشتے دار پر خرچ کیا جائے گا۔ اگر سفیہ فرض حج کا ارادہ کرے گا تو اس کو منع نہیں کیا جائے گا۔ سفر فرض حج کا خرچہ قاضی اس کو نہیں دے گا بلکہ حجاج میں سے کسی بھروسے والے شخص کو دے گا، وہ شخص سفر حج کے دوران اس پر خرچ کرے گا اگر وہ مریض ہو جائے تو قریبی رشتے داروں اور نیکی کے کاموں میں وصیت کرے گا تو اس کی وصیت تہائی مال میں جائز ہوگی

بلوغ کے مسائل

Pargnet
مسئلہ: لڑکا بالغ ہوگا احتلام کے ذریعے یا انزال کے ذریعے یا جب وطی کرے تو حملہ کرنے دینے کے ذریعے اگر یہ علامات/چیزیں نہیں پائی گئیں یہاں تک کہ 18 سال مکمل کر لیے تو ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک بالغ ہوگا

مسئلہ: لڑکی بالغ ہوگی حیض کے ذریعے یا احتلام کے ذریعے یا حمل کے ذریعے اگر یہ چیزیں نہ پائی گئیں تو امام اعظم کے نزدیک 17 سال کی عمر ہو جانے پر بالغہ ہو جائے گی جبکہ صاحبین نے فرمایا کہ جب لڑکا اور لڑکی 15 سال کے ہو جائیں تو دونوں بالغ ہیں۔ جب غلام اور لڑکی جوان ہوں تو بلوغت کے معاملے میں ان دونوں کے حکم میں اشکال ہیں۔

اگر جوان لڑکا اور لڑکی کہے کہ تحقیق ہم بالغ ہیں تو ان دونوں کے قول
اور احکامات بالغوں والے ہونگے

مسئلہ: امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دین میں مفلس پر میں حجر نہیں کرتا ہوں۔ جب کسی مفلس آدمی پر قرضہ واجب اور اس کے قرض خواہ اس کو قید کرنے یا اس پر حجر کرنے کا مطالبہ کرے تو اس پر حجر نہیں کیا جائے گا

مسئلہ: اگر مفلس کے پاس مال ہو تو حاکم اس میں تصرف نہیں کر سکتا لیکن حاکم مفلس کو اس وقت تک قید کر سکتا ہے کہ وہ مال دین کی ادائیگی میں دے دے۔

مسئلہ: اگر مفلس کا دین درھم ہے اور اس کے پاس درھم ہے تو قاضی اس کی اجازت کے بغیر قرض ادا کر دے گا اور اگر اس کا دین درھم ہیں اور اس کے پاس دینار ہیں یا اس کی ضد ہے تو دین کی ادائیگی میں قاضی اس کو بیع کر دے گا۔

مسئلہ: امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ نے فرمایا کہ جب مفلس کے قرض خواہ اس پر حجر کو طلب کرے گا اور اس کو بیع و تصرف و اقرار سے منع کر دے گا یہانتک کہ قرض خواہوں کو نقصان نہ ہو۔ قاضی مفلس کا مال فروخت کرے گا اگرچہ مفلس مال کی بیع سے منع کرے۔ قیمت کو قرض خواہوں کے درمیان اس کے حصوں کے مطابق تقسیم کرے گا۔

مسئلہ: حالت حجر میں مفلس اگر کسی مال کا اقرار کرے گا تو قرض کی ادائیگی کے بعد یہ اقرار لازم ہوگا

مسئلہ: مفلس کے مال سے قاضی اس پر، اس کی بیوی پر، چھوٹی اولاد پر اور خونی رشتے داروں پر خرچ کرے گا۔

مسئلہ: اگر مفلس کیلئے کسی مال کا پتہ نہ چلتا ہو پھر اوپر سے اس کے قرض خواہ اس کو قید کرانے کا مطالبہ کرتے ہوں اور مفلس کہتا ہو کہ میرے پاس کوئی مال نہیں ہے حاکم اسے قید کرے گا ہر ایسے دین میں جو مال کے بدلے میں اس پر لازم ہو اس کے ہاتھ میں حاصل ہوا ہو جیسے مبیع کا ثمن اور قرض کا بدل اور ہر وہ

دین جو عقد کے ساتھ اس پر لازم ہوا ہو جیسے مہر اور کسی کی ضمانت لینا

مسئلہ: اس کے علاوہ صورتوں میں مفلس کو قید نہیں کیا جائے گا جیسے مغصوب کا عوض اور اَرشِ جنایات مگر کہ گواہی قائم ہو جانے کہ اس کے پاس مال ہے حاکم اس کو دو مہینے یا تین مہینے قید کرے گا۔ قاضی اس سے اس کی حالت کے بارے میں سوال کرے گا پھر اگر وہ کسی مال کا اظہار نہ کرے تو اس کا راستہ خالی کر دے اور اسی طرح اگر گواہی اس بات پر قائم ہو جائے کہ اس کے پاس کوئی مال نہیں ہے تو تو قاضی مفلس کے درمیان اور قرض خواہوں کے درمیان حائل نہیں ہوگا قید سے نکلنے کے بعد

مسئلہ: ہاں قرض خواہ مفلس کے پیچھے رہیں گے اور اس کو تصرف و سفر کرنے سے منع کریں گے اور اس کی کمائی کی زیادتی لیتے رہیں گے اور اپنے درمیان حصوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تقسیم کریں گے

مسئلہ: صاحبین رحمہما اللہ نے فرمایا جب حاکم اسے مفلس قرار دے گا تو مفلس اور قرض خواہوں کے درمیان حائل رہے گا سوائے کہ گواہی قائم ہو جانے کہ اسے مال مل گیا ہے

مسئلہ: فاسق پر حجر نہیں کیا جائے گا جب وہ اپنے مال کو نفع والی/فائدے والی جگہوں میں خرچ کرتا ہو اور فسق اصلی ہو یا طاری برابر ہے۔

مسئلہ: جو مفلس تھا اور اس کے پاس کسی معین آدمی کا سامان تھا مفلس نے اس میں سے بیع کر دیا تو صاحب متاع غرماء کے ساتھ شامل ہوگا۔

کتاب الاقرار

مسئلہ: جب آزاد بالغ عاقل شخص کسی شیء کا اقرار کرے گا تو اس کا اقرار لازم ہو جائے گا جس شیء کا اس نے اقرار کیا وہ مجہول ہو یا معروف، اس سے کہا جائے گا کہ وہ مجہول کو بیان کرے اگر وہ بیان نہ کرے تو حاکم بیان کرنے پر جبر کر سکتا ہے

مسئلہ: اگر وہ کہے کہ فلاں کی مجھ پر کوئی شیء ہے تو لازم ہے کہ وہ

وہ اس کی قیمت کو بیان کرے اگر مقر لہ اس سے زیادہ کا دعویٰ کرے تو قسم کے ساتھ اس کا قول اس میں معتبر مانا جائے گا۔

مسئلہ: جب کہے گا "مجھ پر فلاں کا مال ہے" تو اپنے بیان میں اس کی طرف (وضاحت) رجوع کرے گا قلیل و کثیر میں اس کا قول قبول کر لیا جائے گا۔

مسئلہ: اگر یوں کہے گا کہ "مجھ پر فلاں کے مالٌ عَظِیْمٌ" ہے دو سو درھم (ایک نصاب) سے کم میں اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی اگر یوں کہے کہ "مجھ پر فلاں کے "دَرَاھِمُ کَثِیْرَۃٌ" ہے دس درھم سے کم میں تصدیق نہیں کی جائے گی

مسئلہ: جب یوں کہے گا کہ "مجھ پر فلاں کے "دَرَاھِمُ" ہیں تو وہ تین درھم ہیں مگر یہ کہ اس سے زیادہ کو بیان کرے۔ جب یوں کہے گا کہ "مجھ پر فلاں کے اتنے اتنے (کذا کذا) درھم ہیں گیارہ درھم سے کم میں تصدیق نہیں کی جائے گی اگر یوں کہے گا کہ مجھ پر فلاں کے اتنے اور اتنے (کذا وکذا) درھم ہیں اکیس (۲۱) درھم سے کم میں تصدیق نہیں کی جائے گی۔

مسئلہ: اگر یوں کہے گا کہ "فلاں کے مجھ پر یا میری طرف سے (لہ علیّ او قبلی) تو اس نے دین کا اقرار کیا اگر الفاظ یہ ہونگے کہ "فلاں کے میرے پاس یا میرے ساتھ تو اس نے امانت کا اقرار کیا اپنے ہاتھ میں۔

مسئلہ: کسی مرد نے اس سے یوں کہا کہ مجھ پر میرے ہزار درھم ہیں تو اس نے کہا کہ ان کو وزن کر لے یا ان کو گن لے یا تو مجھے مہلت دے یا میں نے تجھے ادائیگی کر دی تو یہ الفاظ اقرار کرنے کے ہیں۔

مسئلہ: کسی نے دین مؤجل کا اقرار کیا تو مقر لہ نے دین کی تو تصدیق کی اور مؤجل ہونے کی تکذیب کی تو مقر پر نقد دین لازم ہوگا اور مقر لہ سے مؤجل کے معاملہ میں حلف لیا جائے گا۔

مسئلہ: دین کا اقرار کیا کسی نے اور کسی شی متصل کا استثناء کیا اقرار کے ساتھ تو استثناء کرنا صحیح ہے اور بقیہ شی اس پر لازم ہے برابر ہے کہ استثناء کم شی کا کیا یا زیادہ کا

(بہشتی زیور حصہ 13 صفحہ 1053 تا 1054)

مسئلہ: اگر مقر نے تمام کا استثناء کیا تو اقرار لازم ہوگا اور استثناء باطل ہوگا

مسئلہ: اگر کہے گا کہ "مجھ پر فلاں کے سو درھم ہیں سوائے دینار کے یا گندم کے قفیز کے" تو سو درھم لازم ہونگے مگر دینار یا قفیز کی قیمت۔ اگر یوں کہا کہ "مجھ پر فلاں کے سو درھم ہیں" تو (ایک سو اور ایک درھم) سو درھم ہی ہیں (تمام سو درھم ہی ہیں)۔ اگر کہا کہ "مجھ پر فلاں کے سو اور کپڑا ہے" اب ایک کپڑا تو اس پر لازم ہے۔ سو روپے کی وضاحت کرے گا (رجوع کرے گا)

مسئلہ: جس نے کسی شیء کا اقرار کیا اور اقرار کے ساتھ متصلاً اِن شاء اللہ بھی کہا تو اقرار لازم نہیں ہوگا۔ جس نے اقرار کیا اور اپنے لیے خیار شرط رکھا تو اقرار لازم ہوگا اور خیار باطل ہوگا

مسئلہ: کسی گھر کا اقرار کیا اور اس گھر کی بنیادوں کو اپنے لیے استثناء کیا تو گھر اور بنیادیں تمام کی تمام مقرلہ کیلئے ہیں۔ اگر یوں کہا کہ اس گھر کی بنیادیں میرے لیے اور صحن فلاں کیلئے ہے تو وہ ویسا ہے جیسا اس نے کہا

مسئلہ: ٹوکری میں موجود کھجوروں کا اقرار کیا تو کھجوریں اور ٹوکری دونوں دینی ہوں گی۔ اصطبل میں موجود گھوڑوں کا اقرار کیا تو صرف جانور (گھوڑے) دینا لازم ہوگا۔ اگر کہا رومال میں نے کپڑا غصب کیا تو دونوں اس کو دینا لازم ہوگا اور اگر کہا "مجھ پر فلاں کے کپڑے ہیں کپڑے" تو جمیع اسے دینا لازم ہوگا اگر کہا "مجھ پر فلاں کے دس کپڑوں میں سے کپڑا ہے" تو امام ابو یوسف کے نزدیک صرف ایک کپڑا دینا لازم آئے گا جبکہ امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک گیارہ کپڑے دینا لازم ہوگا

مسئلہ: جس نے کپڑے کے غصب کرنے کا اقرار کیا اور عیب دار کپڑے لے کر آیا تو قسم کے ساتھ اس معاملے میں اس کا قول مان لیا جائے گا۔ اسی طرح درھموں کا اقرار کیا اور کہا وہ کھوٹے ہیں

مسئلہ: اگر کہے گا "فلاں کے مجھ پر پانچ میں پانچ ہیں" اس کے ذریعے ضرب اور حساب کا ارادہ کیا تو اس کو صرف پانچ لازم ہیں اگر کہا کہ میں نے پانچ کے ساتھ پانچ کا ارادہ کیا تو اس کو لازم ہونگے دس

مسئلہ: جب یوں کہے گا "مجھ پر فلاں کے ایک درھم سے لے کر دس درھم ہیں" تو امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک نو (9) لازم ہیں۔ اس پر ابتداء لازم ہونگی

اور جو اس کے بعد ہے اور انتہاء ساقط ہو جائے گی جبکہ امام ابو یوسف اور محمد رحمۃ اللہ علیہما نے فرمایا اس پر دس کے دس لازم ہونگے۔

مسئلہ: اگر یوں کہا" فلاں کے مجھ پر اس غلام کی قیمت کی مد میں ہزار درھم ہیں جو میں نے اس سے خریدا ہے درحال یہ کہ میں نے اس پر قبضہ نہیں کیا تو اگر معین غلام کو ذکر کر دیا تو مقر لہ سے کہا جائے گا اگر تو چاہے تو غلام سپرد کر دے اور ہزار لے لے ورنہ تیرے لیے اس پر کوئی شی نہیں۔ اگر یوں کہے "مجھ پر فلاں کے ہزار ہیں غلام کے ثمن کی مد میں حالانکہ اس کو (غلام) کو معین نہیں کیا تو ابو حنیفہ کے قول کے مطابق اس پر ہزار لازم ہیں۔

مسئلہ: اگر کہا" فلاں کے مجھ پر خمر یا خنزیر کی قیمت کی مد میں ہزار درھم ہیں تو ہزار درھم لازم ہو جائینگے اور اس کی وضاحت قبول نہیں کی جائے گی۔

مسئلہ: اگر کہے گا کہ "فلاں کے مجھ پر سامان کی قیمت کی مد میں ہزار روپے ہیں اور وہ کھوٹے ہیں مقر لہ کہتا ہے "عمدہ ہیں" تو امام اعظم کے قول کے مطابق اس پر عمدہ لازم ہیں امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما نے فرمایا "یہ اس صورت میں ہے جب وہ متصل کہے گا اور اگر اس نے منفصلا کہا تو اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی

مسئلہ: کسی دوسرے کیلئے انگوٹھی کا اقرار کیا تو حلقہ اور نگینہ دونوں دینی ہونگی اسی طرح تلوار کا اقرار کیا تو پھل، نیام اور تسمہ سب دینا ہوگا اگر مسہری (بیجھ) کا اقرار کیا تو چاروں ڈنڈے اور پردہ کیلئے کپڑا دینا ہوگا۔

مسئلہ: اگر یوں کہا" مجھ پر فلانی کے حمل کیلئے ہزار درھم ہیں کہتا ہے اگر حمل کیلئے فلاں نے وصیت کی یا اس کا والد انتقال کر گیا ہے تو اس کی وراثت تو یہ اقرار صحیح ہے اگر مقر اقرار کو مبہم رکھے گا تو امام ابو یوسف کے نزدیک درست نہیں جبکہ امام محمد نے فرمایا درست ہے۔

مسئلہ: اگر یوں کہا کہ "اگر لونڈی کے حمل کا اقرار کیا یا بکری کے حمل کا کسی کیلئے تو اقرار صحیح ہے اور انفصال کے بعد وہ لازم ہوگا۔

مسئلہ: مرض الموت میں کسی آدمی نے دیون کا اقرار کیا (غیر معلوم اسباب کے ساتھ) حالانکہ صحت کے زمانے کے دیون بھی اس پر لازم ہیں اور مرض الموت میں جو دیون لازم ہوا اس کے اسباب معلوم ہیں پس صحت کے زمانے والا دین اور وہ دین جو اسباب کے ساتھ معروف ہے اس کو مقدم کیا جائے گا۔ جب وہ ادا ہو جائے اور اس سے کوئی شئی بچ جائے اب اس کو پورا کیا جائے جو حالت مرض میں اقرار کیا اور اگر اس پر ایسا کوئی دین نہیں جو تندرست ہونے کی حالت میں لازم ہوا ہو تو اس کا اقرار جائز ہے اور ورثہ سے حقِ مقدم مقرلہ کا ہے۔

مسئلہ: مریض کا اپنے ورثہ کیلئے اقرار کرنا باطل ہے سوائے یہ کہ بقیہ ورثہ اس میں تصدیق کر دیں۔ مرض الموت کی حالت میں کسی کیلئے اقرار کیا پھر کہا وہ میرا بیٹا ہے اس شخص سے اس کا نسب ثابت ہو جائے گا اور اس کا اقرار باطل ٹھہرے گا۔

مسئلہ: اگر کسی اجنبیہ عورت کیلئے اقرار کیا تھا پھر اس سے شادی کی تو اس کیلئے مقر کا اقرار باطل نہیں ہوگا۔ جس نے اپنی عورت کو مرض الموت کی حالت میں تین طلاقیں دی پھر اس کیلئے دین کا اقرار کیا اور خود انتقال کر گیا تو دین اور میراث میں جو کم ہے عورت کیلئے وہ ہے۔

مسئلہ: جس نے اقرار کیا ایسے غلام کا کہ غلام کی مثل پیدا ہو اس (مقر) کے غلام کی مثل کیلئے اور اس کا نسب غیر معروف ہے "یہ اقرار کیا کہ وہ میرا بیٹا ہے اور غلام نے مقر کی تصدیق کی غلام کا نسب مقر سے ثابت ہو جائے گا اگر وہ مریض ہو اور وہ اس کی وراثت میں شامل ہوگا۔

مسئلہ: مرد کا والدین اور زوجہ اور اولاد اور مولٰی کے ساتھ (نسب کا) اقرار کرنا درست ہے۔ عورت کا اقرار والدین، شوہر، مولٰی کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔
عورت کا اقرار اولاد میں قبول نہیں کیا جائے مگر شوہر اس میں عورت کی تصدیق کرے یا اس کی ولادت کی دائی گواہی دے۔

مسئلہ: والدین اور اولاد کے غیر سے کسی نے نسب کا اقرار کیا جیسے بھائی اور چچا، تو اس کا اقرار قبول نہیں کیا جائے نسب کے معاملے میں۔ اگر مقر کا کوئی وارث قریب یا بعید کا ہو تو میراث میں مقر لہ کی نسبت لوٹی ہے اگر مقر کا کوئی وارث نہیں تو مقر لہ میراث میں حقدار ہے۔

مسئلہ: جس کا والد فوت ہو گیا اس نے کسی کی نسبت اقرار کیا یہ میرا بھائی ہے تو اگرچہ مقر لہ کا نسبت/نسب ثابت نہیں ہوگا مگر مقر کی وراثت میں وہ شریک ہوگا۔

(کتاب الاجارۃ)

مسئلہ: کسی شیء کے عوض کے مقابل نفع پر عقد کرنا اجارہ کہلاتا ہے۔

مسئلہ: اجارہ درست نہیں ہے یہاں تک منافع معلوم ہو اور اجرت معلوم ہو جس طرح بیع میں ثمن جائز ہوتا ہے اسی طرح اجرت اجارہ میں جائز ہوتی ہے

مسئلہ: منافع کبھی کبھار مدت کے ساتھ معلوم ہوتا ہے جیسے رہنے کیلئے گھر یا زراعت کیلئے زمین کو کرایہ پر دینا۔ عقد صحیح ہوتا ہے یہ مدت معلوم پر اگرچہ مدت کتنی ہی ہو۔

مسئلہ: کبھی کبھار منافع عمل کے ساتھ یا ذکر کرنے کے ساتھ معلوم ہوتی ہے، جیسے مرد کو اجیر رکھا کپڑے رنگنے پر یا کپڑے سلائی کرنے پر یا جانور کو کرائے پر لیا تاکہ اس پر ایک مقدار کو ایک معلوم شدہ جگہ تک اٹھائے یا اس پر معلوم مسافت تک سوار ہو

مسئلہ: بسا اوقات منافع تعیین کرنے یا اشارہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے جیسے کسی مرد کو اجیر رکھا تاکہ وہ اس کھانے کو معلوم جگہ تک اٹھائے

مسئلہ: گھروں کو اور دوکانوں کو کرائے پر دینا جائز ہے اگرچہ ذکر نہ کیا ہو کہ ان میں کیا عمل کرے گا۔ کرائے دار کیلئے جائز ہے کہ جو بھی عمل کرے سوائے لوہے، دھوبی اور چکی کے کام کے۔

مسئلہ زمین کو کھیتی باڑی کیلئے کرائے پر دینا جائز ہے، مستأجر کیلئے پانی کا راستہ
اور گزرنے کا راستہ دینا لازم ہے اگرچہ اس کو شرط نہ قرار دیا ہو اور عقد کرنا جائز نہیں
یہاں تک کہ ذکر کر دے کہ جو بوئے گا یا کہہ دے کہ تو زمین میں بوئے کہ جو چاہے

مسئلہ پلاٹ کو کرائے پر دینا جائز ہے تاکہ وہ اس میں تعمیرات کرے یا اس میں
درخت اگائے / بوئے۔ جب اجارے کی مدت پوری ہو جائے گی تو اس پر لازم
ہے کہ عمارت اور پودوں کو اکھیڑ لے۔ زمین فارغ کر کے سپرد کرے مگر
زمین کے مالک کو اختیار ہے کہ اس کو ملبے (مقلوعا اکھیڑے گئے) کی قیمت ادا کر دے
اور مالک زمین ان چیزوں کا مالک ہو جائے۔ زمین کا مالک ان کو زمین میں
ویسے ہی چھوڑنے پر راضی ہو تو وہ عمارت و درخت اور زمین اس کیلئے ہے۔

مسئلہ سواری کرنے اور وزن اٹھانے کی غرض سے جانور کرائے پر لینا جائز ہے اگر
سواری کو مطلق رکھا تو جائز ہے کہ جو بھی اس پر سوار ہو اور اسی طرح اگر کپڑا پہننے
کیلئے دیا اور مطلق رکھا۔

مسئلہ اگر کرایہ دار سے کہہ دیا کہ فلاں سوار ہوگا یا فلاں کپڑا پہنے گا تو جو
اس کے علاوہ کوئی سوار ہوا یا کسی دوسرے نے پہنا اگر جانور ہلاک ہو گیا یا کپڑا
پھٹ گیا تو تاوان دینا ہوگا۔

Rule اسی طرح ہر اس چیز کا یہی حکم ہے کہ جو استعمال کرنے والے کے مختلف ہونے سے
مختلف ہو

مسئلہ بہرحال غیر منقولی اشیاء جو استعمال کرنے والے کے اختلاف سے مختلف
نہیں ہوتی ہے اگر کسی ایک معینہ کی شرط لگا دی تو جائز ہے کہ کوئی دوسرا رہے

مسئلہ اگر مستأجر نے نوع اور مقدار ذکر کر دی جو جانور پر اٹھائے گا مثلاً یوں
کہا کہ گندم کے پانچ قفیز۔ تو مستأجر کیلئے وہ اٹھانا جائز ہے جو بوجھ میں
پانچ قفیز گندم کے برابر ہو یا اس سے کم ہو جیسے جو، تل۔

مسئلہ اور ان وزن بوجھ سے زیادہ اٹھانا جائز نہیں ہے جیسے نمک، لوہا
یا سیسہ

مسئلہ اگر جانور کرائے پر لیا تاکہ اس پر لباس اٹھائے تو اس کو ذبح کر دیا تو اب مستاجر کیلئے جائز نہیں ہے کہ لباس کے وزن جتنا لوہا اٹھائے۔

مسئلہ اگر جانور کرائے پر لیا تاکہ اس پر سواری کرے۔ پھر اپنے ساتھ دوسرا سوار کر لیا پس جانور ہلاک ہو گیا تو اجرۃ کے ساتھ ساتھ نصف قیمت کا تاوان دے یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جانور ان دونوں کو اٹھانے کی طاقت رکھتا ہو تو وزن کا اعتبار نہیں کیا جائے گا

مسئلہ اگر جانور کرائے پر لیا تاکہ اس پر گندم کی ایک مقدار اٹھائے پھر اس سے زیادہ مقدار اٹھائی جانور ہلاک ہو گیا تو اس کا تاوان ہے جو وزن سے زیادہ تھی

مسئلہ اگر مستاجر نے جانور کی نکیل کو کھینچا یا اس کو مارا جانور ہلاک ہو گیا تو امام اعظم کے نزدیک ضامن ہے جبکہ صاحبین نے فرمایا لا یضمن

مسئلہ اجیر کی دو قسمیں ہیں ① اجیر مشترک ② اجیر خاص
تو اجیر مشترک جب تک کام نہ کر دے اجرت کا حقدار نہیں ہوتا ہے جیسے رنگریز اور دھوبی اور سامان اس کے ہاتھ امانت ہے اگر ہلاک ہو گیا تو کسی شے کا تاوان نہیں ہے (کوئی تاوان نہیں) عند الامام الاعظم اور صاحبین نے فرمایا وہ ضامن ہے۔

مسئلہ اور جس نقصان اس کے عمل کے سبب سے ہوا جیسے کوٹنے کی وجہ سے کپڑے کا پھٹ جانا اور مزدور کا پھسلنا، رسی کا ٹوٹنا جس کے ذریعے مکاری نے سامان کو باندھا، سفینہ کا غرق ہونا اس کے کھینچنے سے تو ضامن ہے۔ مگر کوئی انسان یا جانور غرق ہو گیا تو اجیر مشترک اس کا ضامن نہیں ہوگا

مسئلہ جب پچھنا لگانے والے نے پچھنا لگایا یا نشتر لگانے والے نے جانور کے پاؤں میں کھر (Artificial) لگایا اور اس نے رائج حد کو پار نہیں کیا تو کوئی نقصان ہو گیا تو وہ ضامن نہیں اور اگر مروجہ حد کو پار کیا تو

ضامن ہے

اجیر خاص

اجیر خاص وہ شخص ہے کہ اپنی جان کو سپرد کر دینے کے ساتھ اجرۃ کا مستحق ہوتا ہے اگرچہ کام نہ لیا ہو جیسے کام کاج کرنے کیلئے کسی مرد کو ایک ماہ کرائے پر لیا اور ڈیوٹی کی دیکھ بھال کیلئے